محمد ذکوان ندوی

دین داری یا مسلک پرستی

۲۴ / جون ۲۰۲۲ء کا واقعہ ہے۔ ہمارے محلے کے ایک عزیز کے ہاں عقد نکاح کا پروگرام تھا۔ اِس موقع پر اُن کے بہت سے اعزہ یہاں آئے ہوئے تھے۔ اِن میں ایک ''مفتی صاحب'' بھی تھے۔ وہ اپنے علاقے میں سنی مسلک کے ایک غالی نمایندہ مانے جاتے ہیں۔ ملاقات ہوئی تو میں نے بڑھ کر سلام کیا۔ معلوم ہوا کہ وہ ہمارے رشتے کے ایک عزیز ہیں۔ چنانچہ اُنھیں گھر پر مدعو کیا۔

اِس دوران میں دل سوزی اور حکمت کے ساتھ تبادلۂ خیال جاری رہا۔ میں نے ایک بات یہ کہی کہ ہم مسلکی مسلمان ہیں، مگر ہم محمدی مسلمان نہیں۔ انھوں نے اِس کا مطلب پوچھا تو میں نے کہا: اسوۂ رسول کے مطابق، محمدی مسلمان سے مراد اللہ سے ڈرنے والا اور تعصبات سے بلند ہو کر عملاً انسانوں کے ساتھ حسن اخلاق کا معاملہ کرنے والا آدمی ہے۔ انھوں نے اِس بات سے پوری طرح اتفاق کیا اور کہا: اگر ہم محمدی بن سکیں، پھر تو سارے جھگڑے ہی ختم ہو جائیں گے۔

اِس دوران میں نماز عشا کا وقت ہو گیا۔ میں نے اُن کے ذہن کو دیکھتے ہوئے عمداً نماز کے لیے اُن سے نہیں کہا، مگر انھوں نے خود ہی فرمایا: ہم بھی آپ کے ساتھ نماز کے لیے چلیں گے۔ میں نے کہا: ضرور۔ مسجد پہنچے تو جماعت کا وقت ہو رہا تھا۔ میں نے اُنھی سے نماز پڑھانے کی درخواست کی۔ چنانچہ وہ مقتدیوں کی طرف رخ کر کے بیٹھ گئے اور 'حیّ علی الصلوٰۃ' پر کھڑے ہو کر نماز کی امامت فرمائی۔ نماز کے بعد میں نے کہا: آج جمعہ کا مبارک دن ہے۔ آپ نعت پاک کے چند اشعار پڑھ دیں تو ہمارے دلوں میں بھی ایمان اور محبت رسول کی

حرارت پیدا ہو جائے۔ وہ بہت خوش ہوئے اور چند اشعار پیش فرمائے۔ پھر میں نے صلوٰۃ و سلام کی گزارش کرتے ہوئے کہا: اگر آپ سلام پڑھ دیں تو آج جمعہ کے اِس دن کا حسن خاتمہ صلوٰۃ و سلام پر ہو گا۔ چنانچہ انھوں نے سلام پڑھا اور ہم لوگ کھڑے ہو کر اُن کے ساتھ صلوٰۃ و سلام کی اِس محفل میں شریک ہوئے۔

وہ بہت خوش ہوئے اور سلام کے بعد انتہائی پر جوش انداز میں لوگوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: آپ حضرات کے متعلق ہم پہلے یہ سمجھتے تھے کہ آپ کو حضور سے محبت نہیں، مگر آج ہماری غلط فہمی دور ہو گئی۔ پھر انھوں نے کہا: آج ضرورت ہے کہ ہر جگہ ایسا ماحول بنایا جائے اور ایسے امام تیار کیے جائیں جو مسلک پرستی سے بلند ہو کر لوگوں کو اللہ اور رسول کی طرف بلائیں تاکہ امت کا انتشار ختم ہو اور ہم سب مل کر انسانوں کی بھلائی اور اُن کی فلاح کا کام موثر انداز میں کر سکیں۔ بعد میں معلوم ہوا کہ اِس تجربے سے متاثر ہو کر موصوف اب مسلکی تشدد کے بجاے اعتدال اور توسط کے داعی بن گئے ہیں۔

www.al-mawrid.org
www.javedahmadghamidi.com

اِس واقعے سے اندازہ ہوتا ہے کہ اگر ہم محبت اور حکمت کے ساتھ دعوت الی اللہ کا کام کریں تو ہمارے درمیان اِس طرح کے بہت سے مسائل کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ اِس کے لیے ضروری ہے کہ ہم بے روح اور مبنی بر جمود 'مذہبیت' اور متشددانہ مسلک پرستی کے بجاے خدا کے سچے دین کو اختیار کریں۔ یہی سچا دین ہمارے لیے مطلوب صراط مستقیم اور رسول خدا کا اصل مسلک قرار پائے گا۔

[لکھنؤ، ۱۰/ستمبر ۲۰۲۲ء]